نیند کے احکامات

مفتی نقاش چمن

ناشر

ارفع اسکالرز اکیڈمی انٹرنیشنل

تعریف:۔

عربی زبان میں نیند کو نوم کہتے ہیں۔نوم ،نام،ینام فعل کا مصدر ہے۔دراصل لغت میں اس کا معنی سکون ہے،کہا جاتا ہے:نامت السوق: بازار میں سکون ہونا،الریح:ہوا کا ساکن ہونا،البحر: دریا کا پرسکون ہونا۔

اسی طرح کہا جاتا ہے:استنام الیہ: مطمئن و مانوس ہونا۔

(الصحاح،لسان العرب،القاموس المحیط)

اصطلاح میں نوم(نیند) کی چند تعریفات کی گئی ہیں۔ان میں بعض یہ ہیں۔

یہ ایک قسم کی طبعی سستی ہے جو انسان کو بلا اختیار پیش آتی ہے۔،حواس ظاہرہ و باطنہ کی سلامتی کے باوجود ان کو کام سے روک

دیتی ہے۔عقل کے رہتے ہوئے اس کے استعمال سے مانع بن جاتی ہے۔چنانچہ مکلف حقوق کی ادائیگی سے عاجز ہو جاتا ہے۔

(حاشیہ ابن عابدین ج1 ص95)

نیند ایک طبعی حالت ہے جس میں دماغ تک بخارات کے پہنچنے کے سبب قوی معطل ہو جاتے ہیں۔

(التعریفات للجرجانی)

اہل لغت کا قول ہے: نیند معدہ سے چڑھنے والے بخارات کے سبب دماغ کے اعصاب کا ڈھیلا پڑجانا ہے۔

(الشرقاوی علی التحریر ج1 ص70)

متعلقہ الفاظ:۔

الف:نعاس:۔

نعاس لغت میں: نعس،نعسا و نعاسا سے ماخوذ ہے، حواس کا سست پڑ جانا،یہ نوم کی ابتدائی حالت ہے۔

(المعجم الوسیط)

اصطلاح:۔ یہ ہلکی نیند ہے،نعاس والے کے پاس جو کچھ کہا جاتا ہے ان میں اکثر میں اسکو اشتباہ ہوتا ہے یا یہ دماغ کی طرف سے آنے والی کوئی لطیف چیز ہے جو آنکھ پر چھا جاتی ہے لیکن دل تک نہیں پہنچتی ہے اگر دل تک پہنچ جائے تو اس کو نوم کہا جاتا ہے۔

(حاشیہ ابن عابدین ج 1 ص 97)

نعاس اور نوم میں ربط:۔ نعاس نوم کی ابتدائی حالت ہے۔

ب: سنتہ:۔

سنتہ لغت میں: وسن یوسن و سنا و سنة سے ماخوذ ہے۔جس کا معنی ہے نعاس شروع ہونا۔

اصطلاح:۔ ایک قسم کی سستی ہے جو انسان کو پیش آتی ہے،اس کی وجہ سے اس کی عقل غائب نہیں ہوتی ہے۔

(المعجم الوسیط)

سنۃ اور نوم میں ربط: سنۃ نعاس کے بعد نوم کی ابتدائی حالت ہے۔

ج: اغماء (بے ہوشی):۔

اغماء لغت میں: احساس و حرکت کا ختم ہو جانا ہے جیسے غشی

(المعجم الوسیط)

اصطلاح:۔ دل یا دماغ پر چھانے والی ایک کیفیت ہے جس میں عقل مغلوب ہو کر باقی رہتی ہے مگر شعور اور قوت رکھنے والی قوتیں کام کرنا بند کر دیتی ہیں۔

(حاشیہ ابن عابدین ج 1 ص 97)

نوم اور اغماء میں ربط: دونوں میں سے ہر ایک ادراک کرنے والی قوت کو معطل کر دیتی ہے۔

شرعی حکم:۔

سونا: زندوں کے لیے کھانے پینے اور قضاء حاجت کی طرح سونا فطری اور ضروری امور میں سے ہے۔لہذا نوم ہونے کی حیثیت سے اس کے بارے میں کوئی حکم نہیں ہو گا،دواعی فطرت پر اکتفاء کیا جائے گا اور وہ صرف اباحت کے لیے ہو گا اور اباحت اگرچہ جمہور علماء کے نزدیک شرعی چیز ہے لیکن بعض علماء کے نزدیک شرعی نہیں ہے اس لیے کہ مکلف بنانا تو صرف ایسی چیز کے مطالبہ کے ذریعہ ہوتا ہے جس میں تکلیف اور مشقت ہو۔

اور مباح میں نہ مطالبہ ہوتا ہے اور نہ کوئی مشقت ہوتی ہے اس لیے اس کے کرنے اور چھوڑنے میں اختیار ہوتا ہے۔

(الاحکام فی اصول الاحکام ج 1 ص 126)

کبھی کبھی نوم سے مربوط کچھ خارجی اسباب کی بناء پر نیند سے کچھ احکام شرعیہ متعلق ہوتے ہیں چنانچہ کبھی وہ واجب ہوتا ہے کبھی مستحب اور کبھی حرام یا مکروہ۔

واجب سونا:۔

واجب سونا وہ ہے جس سے آدمی کسی دینی یا دنیوی واجب کو ادا کرنے پر قادر ہو جائے اس لیے کہ جس کے بغیر کوئی واجب پورا نہ ہو وہ بھی واجب ہوتا ہے۔

مستحب سونا:۔

مستحب سونا یہ اس شخص کا سونا ہے جس کو اپنی نماز یا تلاوت قرآن وغیرہ میں نیند آلئے،اس کے لیے سو جانا مستحب ہے تاکہ وہ جو پڑھے

یا کرے اس کو سمجھ سکے۔ مستحب سونے میں دوپہر میں قیلولہ کرنا بھی ہے۔

(شرح الزرقانی ج 1 ص 147)

حرام سونا:۔

حرام سونا وہ ہے جو نماز کا وقت شروع ہو جانے کے بعد ہو اور اس کو یقین ہو کہ سونے میں پورا وقت گذر جائے گا،یا وقت کی تنگی کے باوجود سو جائے۔

(الشرح الصغیر ج 1 ص 233)

مکروہ سونا:۔

کچھ مواقع پر سونا مکروہ ہے۔

1۔ عصر کی نماز کے بعد سونا

2۔ نمازیوں کے آگے سونا

3۔صف اول میں سونا

4۔ محراب میں سونا

5۔ایسی چھت پر سونا جس پر گرنے سے روکنے والی کوئی دیوار نہ ہو۔اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

(حدیث :نهيه صلى الله عليه وسلم أن ينام الرجل على سطح ليس بمحجور عليهکی روایت ترمذی(ج 5 ص 141) نے کی ہے۔پھر کہا،یہ حدیث غریب ہے)

6۔آدمی کا اوندھے منہ سونا۔اس لیے کہ اس طرح سونے کو اللہ ناپسند کرتا ہے۔

7۔اس حال میں سونا کہ اس کے ہاتھ میں گوشت وغیرہ کی بو ہو۔

8۔وقوف کے وقت عرفات میں سونا۔اس لیے کہ یہ عاجزی کے ساتھ دعا کرنے کا وقت ہے۔

9۔فجر کی نماز کے بعد سونا۔اس لیے کہ یہ روزی کی تقسیم کا وقت ہے۔

10۔آسمان کے نیچے ستر عورت تک کپڑے اتار کر سونا۔

11۔بیدار رہنے والوں کے درمیان سونا ۔اس لیے کہ یہ خلاف مروت ہے۔

12۔کسی خالی گھر میں تنہاء سونا اس لیے کہ حضرت ابن عمر(رضی اللہ عنھما) کی حدیث ہے:

نهى عن الواحدة: أن يبيت الرجل وحده او يسافر وحده.

ترجمہ:۔تنہائی سے منع فرمایا:یعنی آدمی تنہاء رات گذارے یا تنہا سفر کرے۔

(مسند احمد ج 2 ص 91 طبع المیمنیہ مجمع الزوائد ج 8 ص 104 طبع القدسی)

نوٹ:۔اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

13۔عشاء کا وقت شروع ہو جانے کے بعد عشاء کی نماز پڑھنے سے قبل سونا۔اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ناپسند کرتے تھے۔

(لانہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یکرہ ذلک)

ترجمہ:۔بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ناپسند کرتے تھے۔

(فتح الباری ج 2 ص 73، مسلم ج 1 ص 447 طبع الحلبی)

اس لیے کہ اندیشہ ہے کہ نیند مسلسل برقرار رہے اور وقت نکل جائے۔یہ اس وقت ہے جب کہ وقت کے اندر بیدار ہو جانے کا

غالب گمان ہو ورنہ سونا حرام ہوگا۔اس لیے کہ اس وقت وہ اس نماز کا مخاطب نہیں ہے۔

(شرح الزرقانی ج 1 ص 148)

سونے سے متعلق احکام:۔

نوم سے متعلق کچھ احکام ہیں جن سے چند درج ذیل ہیں۔

اول: سونے کے وقت کیا عمل مسنون ہے؟

جب سونے کا ارادہ ہو تو چند امور مسنون ہیں۔

1۔ برتن کو ڈھانپ دینا۔اگرچہ اس پر کوئی لکڑی رکھ دے۔

2۔مشک کے منہ کو باندھ دینا(یا جس برتن میں پانی وغیرہ ہو اس کو ڈھانپ دینا)

3۔دروازہ بند کر دینا۔

4۔چراغ بجھا دینا(لیمپ یا لائٹ وغیرہ بھی اس میں شامل ہے)۔

5۔آگ بجھا دینا۔ان سب کاموں میں اللہ کا نام بھی لیا جائے۔اس لیے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے وہ کہتے ہیں۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اذا كان جنح الليل۔او امسيتم ۔فكفو صبيانكم۔فان الشياطين تنتشر حينئذ فاذا ذهب ساعة من الليل فخلوهم،فاغلقوا الابواب واذكروا اسم الله،فان الشيطان لا يفتح بابا مغلقا،واوكوا قربكم و اذكروا اسم الله وخمروا آنيتكم واذكروا اسم الله ولو ان تعرضوا عليها شيئا و اطفئوا مصابيحكم۔

ترجمہ:۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:جب رات چھائے یا فرمایا شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو روک لو،اس لیے کہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں پھر جب رات کا ایک حصہ گزر جائے تو ان کو چھوڑ دو اور اللہ کا نام لے کر دروازے بند کرلو۔اس لیے کہ شیطان بند دروازہ کو نہیں کھولتا ہے اور اللہ کا نام لے کر اپنے مشک

پر بندھن باندھ دو۔اور اللہ کا نام لے کر اپنے برتن ڈھانپ دو اگرچہ ان پر کچھ رکھ دو اور اپنے چراغ بجھا دو۔

(فتح الباری ج 10 ص 88، مسلم ج 3 ص 1595 طبع الحلبی)

6۔اپنی وصیت کو دیکھ لینا۔

7۔اپنے بستر کو جھاڑ لینا۔

8۔اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں رخسار کے نیچے رکھنا۔

9۔اپنا رخ قبلہ کی طرف کر لینا۔

یہ سب امور مسنون ہیں۔

(الاذکار للنووی ص 169)

اس لیے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنھا کی حدیث ہے۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان یرقد وضع یدہ الیمنی تحت خدہ ثم یقول: اللھم قنی عذابک یوم تبعث عبادک ثلاث مرات.

ترجمہ:۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے اور تین بار فرماتے: اے اللہ مجھے اس دن اپنے عذاب سے بچانا جس دن اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ کرے گا۔

(ابوداود ج 5 ص 298 طبع حمص (ابن حجر نے اس کو حسن کہا ہے)

اللہ تعالی سے توبہ کرنا مسنون ہے۔ہر گناہ سے فورا توبہ کرنا مطلوب ہے لیکن اس وقت اس کی تاکید زیادہ ہے اور اس وقت اس کی ضرورت اس کو زیادہ ہے۔اس لیے کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔

اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا فیمسک التی قضی علیھا الموت و یرسل الاخری الی اجل مسمی ان فی ذلک لایات لقوم یتفکرون۔

(سورہ زمر آیت 42)

ترجمہ:۔اللہ جانوں کو ان کی موت کے وقت قبض کرتا ہے اور جنہیں موت نہیں آئی انہیں ان کی نیند کی حالت میں پھر اسے روک لیتا ہے جس پر موت کا حکم صادر ہو چکاہے اور دوسری جانوں کو ایک وقت مقرر تک چھوڑ دیتا ہے بے شک اس میں ضرور نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو فکر سے کام لیتے ہیں۔

10۔ ماثورہ دعائیں پڑھے۔مثلا

باسمک رب وضعت جنبی و بک ارفعہ،ان امسک نفسی فاغفرلھا،وان ارسلتھا فاحفظھا بما تحفظ بہ عبادک الصالحین۔

ترجمہ:۔اے میرے رب تیرے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا اور تیرے نام سے اس کو اٹھاوں گا اگر تو میری جان کو روک لے تو اس کی مغفرت فرما اوف اگر اس کو واپس کردے تو اس چیز کے ذریعہ اس کی حفاظت فرما جس کے ذریعہ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا

ہے۔سونے کے ارادہ کے وقت وضو کرنا مسنون ہے خواہ جنبی ہو یا جنبی نہ ہو۔

(الاذکار للنووی ص 82)

بیدار ہونے کے وقت کے اعمال:۔

نیند سے بیدار ہونے کے بعد چند امور مستحب ہیں ان میں سے بعض درج ذیل ہیں۔

1۔ماثورہ دعائیں پڑھنا۔مثلا

الحمد للہ الذی عافانی فی جسدی،ورد علی روحی،واذن لی بذکرہ

(الاکاذ للنووی ص 20تا 21/ترمذی ج 5 ص 474)

ترجمہ:۔ساری تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے میرے بدن میں مجھ کو عافیت دی۔مجھے میری روح واپس کی اور مجھ کو اپنے ذکر کی توفیق دی۔

اور

الحمد للّٰہ الذی خلق النوم و الیقظۃ۔الحمد للّٰہ الذی بعثنی سالما سویا ،اشھد ان اللّٰہ یحی الموتی و ھو علی کل شیءقدیر۔

(عمل الیوم و اللیلۃ ص 10 طبع دمشق/نتائج الافکار ج 1 ص 115 طبع بغداد)

ترجمہ:۔ساری تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے تندرست اور صحیح سالم پیدا کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ مردوں کو زندہ کرے گا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

2۔برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل ان میں تین بار دھونا مستحب ہے۔

(ردالمختار ج 1 ص 75)

اس لیے کہ حدیث ہے کہ

اذا استیقظ احدکم من نومہ فلا یغمس یدہ فی الأناء حتی یغسلھا ثلاثا فانہ لا یدری این باتت یدہ۔

(فتح الباری ج 1 ص 263/ مسلم ج 1 ص 233)

ترجمہ:۔ جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ تین بار دھونے سے پہلے برتن میں نہ ڈالے اس لیے کہ اس کو معلوم نہیں کہ اس کے ہاتھ نے کہاں کہاں رات گذاری ہے۔

سونے سے قبل اوراس کے بعد مسواک کرنا:۔

سونے سے قبل اور اس کے بعد مسواک کرنا مستحب ہے۔

(المحلی ج 1 ص 51)

اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء ہے،اس لیے کہ حدیث ہے۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قام من الیل یشوص فاہ بالسواک

(فتح الباری ج 1 ص 356/ مسلم ج 1 ص 220)

ترجمہ:۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سو کر اٹھتے تو اپنا منہ مبارک مسواک سے صاف کرتے۔

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یرقد من لیل او نہار الا تسوک قبل ان یوضا۔

(ابوداود ج 1 ص 47/ التلخیص ج 1 ص 234)

ترجمہ:۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات و دن میں جب کبھی آرام فرماتے تو وضو سے قبل مسواک کئے بغیر آرام نہ فرماتے تھے۔

سو کر اٹھنے کے وقت منی پانا:۔

اگر سونے والا بیدار ہوا اور اپنے بستر یا کپڑے پر منی پائے اور احتلام یاد نہ ہو یا اپنے بستر پر منی پائے تو اس پر غسل واجب ہے ایسی طرح

جس بستر پر ایک شخص وہ اور ایک دوسرا ایسا آدمی سویا ہو جس سے منی کا ہونا ممکن ہو تو اب دونوں پر غسل واجب ہے۔

ان دونوں مسائل میں شوافع مالکیہ اور حنابلہ کاا اختلاف ہے۔

(المسند الحمد ج 6 ص 256/حاشیہ ابن عابدین ج 1 ص 11)

مسجد میں سونا:۔

مسجد میں سونے کے حکم کت بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔بعض کا مذہب یہ ہے کہ یہ مکروہ ہے جب کہ دوسرے بعض حضرات نے کچھ قیود کے ساتھ اس کی اجازت دی ہے۔

سونا ناقض وضو ہے:۔

جمہور علماء کے قول کے مطابق فی الجملہ سونا ناقض وضو ہے۔البتہ حضرت ابو موسی اشعری (رضی اللہ عنہ) اور ابو مجلز نیز حمید الاعراج سے منقول ہے کہ سونا ناقض وضو نہیں ہے۔سعید بن المسیب کے بارے

میں منقول ہے کہ:وہ بار بار پہلو کے بل لیٹ کر سو جاتے اور نماز کا انتظار کرتے تھے پھر نماز پڑھتے اور نماز کا اعادہ نہیں کرتے تھے۔

جمہور کا استدلال اس حدیث سے ہے۔

العین وکاء السہ فمن نام فلیتوضا۔

(ابن ماجہ ج1ص 161)

ترجمہ:۔آنکھ سرین کا بندھن ہے لہذا خو سوجائے اس کو وضو کرنا چاہئے۔

نیز اس حدیث سے بھی استدلال ہے۔

ان العینین وکاء السہ فاذا نامت العینان استطلق الوکاء

(مسند احمد ج4ص97/ مجمع الزوائد ج1ص247)

ترجمہ:۔دونوں آنکھیں سرین کا بندھن ہیں جب دونوں آنکھیں سو جاتی ہیں تو بندھن کھل جاتا ہے۔

انسان کے قولی تصرفات اور ان عبادات میں جن میں نیت کی ضرورت ہے سونے کا اثر:۔

سونا ایک طبعی عارضہ ہے جو انسان کو ضرور لاحق ہوتا ہے اور عقل کو ادراک سے معطل کر دیتا ہے اور وہ سونے کی حالت میں سمجھنے سے قاصر رہتا ہے اگر بیدار ہو جائے تو اس کے لیے سمجھنا ممکن ہوتا ہے۔لہذا سونے کے دوران جو نماز چھوٹ جائے اس کی قضا کرے گا۔

البتہ سونے کے دوران قولی تصرفات میں سونے والے کے تمام الفاظ لغو ہوں گے چنانچہ حج یا عمرہ میں اس کا احرام صحیح نہ ہو گا۔نماز میں تکبیر تحریمہ صحیح نہ ہوگی نہ روزہ کی نیت صحیح ہوگی نہ نذر صحیح ہو گی،نہ اس کی قسم منعقد ہو گی،نہ اس کی طلاق واقع ہو گی،نہ اللہ تعالی یا کسی آدمی کے لیے کسی حق کے بارے میں اس کا اقرار قابل قبول

ہو گا اور نہ کسی عقد کے سلسلہ میں اس کا ایجاب یا قبول صحیح ہو گا۔

یہی حکم ہر اس تصرف کا ہو گا جس کے لیے ادائیگی اور مکلف ہونے کی اہلیت شرط ہے اس لیے کہ مکلف کے تعلق سے تکلیف(کسی کام کا حکم دینا) میں یہ شرط ہے کہ اس کو جس چیز کا حکم دیا جائے اس کو سمجھے یعنی اس کام کو اور اللہ کے حکم کو اس قدر سمجھے جس پر بجا آوری موقوف ہو اس لیے کہ تکلیف امتثال (فرمانبرداری کرنے) کے ارادہ سے کام کے کرنے کا مطالبہ کا نام ہے اور جس کو کام کا شعور نہ ہو جیسے سونے والا وغیرہ اس سے یہ عادۃ اور شرعا محال ہے۔لہذا اس کی طرف خطاب کو متوجہ کرنا مناسب نہ ہوگا۔

نیز اس لیے کہ حدیث ہے۔

رفع القلم عن ثلاثہ،الصبی حتی یبلغ،و عن المجنون حتی یفیق ،و عن النائم حتی یستیقظ۔

(ابوداود ج 2 ص 558)

ترجمہ:۔تین طرح کے لوگوں سے (شریعت) قلم اٹھا لیاگیا ہے۔بچہ یہاں تک کہ بالغ ہو جائے۔مجنون یہاں تک کے افاقہ پالے۔سونے والا یہاں تک کہ بیدار ہو جائے۔

شریعت کے قلم اٹھا لینے سے مراد کہ ان کے الفاظ کا اعتبار نہیں ہے۔

فقہاء نے اس سے ان عبادات کو مستثنی قرار دیا ہے۔جن میں نیت کی ضرورت نہیں،جیسے عرفہ میں وقوف کرنا لہذا اگر وہ سویا ہوا ہو بیدار نہ ہو اس کو خواہ تھوڑی دیر کے لیے وقوف میں حاضر کر دیا جائے پھر نکل جائے تو اس کا وقوف کافی ہو جائے گا اس لیے کہ وقوف عرفہ میں نیت کی ضرورت نہیں ہے اور وہ عام حالات میں عبادت کا اہل ہے اس لیے سونے کے باوجود وقوف صحیح ہو جائے گا۔

(حاشیہ ابن عابدین شامی ج 2 ص 188)

ابن نجیم نے چند مسائل میں لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان میں سونے والا،بیدار شخص کی طرح ہو گا اور انھوں نے ان کی نسبت فتاوی الولوالجی کی طرف کیا ہے۔انھوں نے پچیس مسائل لکھے ہیں۔

مسئلہ 1:۔

اگر روزہ دار چت سو جائے اور اس کا منہ کھلا ہوا ہو اور اس کے منہ میں بارش کا قطرہ داخل ہو جائے (اندر چلا جائے) تو اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا اسی طرح اگر کوئی دوسرا آدمی اس کے منہ میں پانی کا قطرہ ٹپکا دے اور وہ اس کے معدہ میں پہنچ جائے تو(اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا)۔

مسئلہ 2:۔

اگر عورت سوئی ہوئی ہو اور اس سے اس کا شوہر جماع کر لے تو اس عورت کا روزہ فاسد ہو جائے گا۔

مسئلہ 3:۔

اگر عورت احرام کی حالت میں ہو اور سوئی ہوئی ہو اور اس کا شوہر اس سے جماع کر لے تو اس عورت پر کفارہ واجب ہو گا۔

مسئلہ 4:۔

محرم اگر سو جائے اور دوسرا آدمی آکر اس کا سر مونڈ دے تو اس محرم پر جزاء لازم ہو گی۔

مسئلہ 5:۔

اگر محرم سویا ہو اور کسی شکار پر گر جائے اور اس کو مار ڈالے تو اس پر جزاء لازم ہو گی۔

مسئلہ 6:۔

اگر محرم کسی اونٹ پر سو جائے اور عرفات میں داخل ہو جائے تو وہ حج کو پانے والا ہو گا۔

مسئلہ 7:۔

اگر شکار کو تیر سے مارا جائے اور وہ کسی سونے والے کے پاس گر جائے اور اس کے پاس مر جائے تو حرام ہوگا جیسے اگر وہ کسی بیدار کے پاس گرتا اور اس کو ذبح کرنے پر قادر ہوتا۔

مسئلہ 8:۔

اگر سونے والا کسی سامان پر گر جائے اور اس کو توڑ دے تو اس پر ضمان لازم ہوگا۔

مسئلہ 9:۔

اگر باپ کسی دیوار کے پاس سویا ہو اور بیٹا کسی چھت سے اس پر گر جائے اور وہ سویا ہوا ہو اور بیٹا مر جائے تو باپ میراث سے محروم ہو جائے گا۔ابن نجیم نے کہا: یہ بعض کا قول ہے اور یہی صحیح ہے۔

مسئلہ 10:-

اگر کوئی شخص سوئے ہوئے شخص کو کسی دیوار کے قریب اٹھا کر رکھ دے اور اس پر دیوار گر جائے اور وہ مر جائے تو دیوار کے پاس رکھنے والے پر ضمان لازم نہ ہوگا۔

مسئلہ 11:-

اگر کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ خلوت میں ہو اور وہاں کوئی اجنبی آدمی سویا ہوا ہو تو خلوت صحیح نہ ہوگی۔

مسئلہ 12:-

اگر کوئی مرد کسی گھر میں سوجائے اور اس کے سونے کی حالت میں اس کی بیوی آئے اور تھوڑی دیر ٹھہری رہے تو خلوت صحیح ہو جائے گی۔

مسئلہ 13:۔

اگر کوئی عورت کسی گھر میں سوئی ہو اس کے پاس اس کا شوہر آئے اور تھوڑی دیر اس کے پاس ٹھہرے تو خلوت صحیح ہو جائے گی۔

مسئلہ 14:۔

اگر کوئی عورت سوئی ہوئی ہو اور کوئی دودھ پیتا بچہ اس کی چھاتی سے دودھ پی لے تو حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی۔

مسئلہ 15:۔

اگر تیمم کرنے والے کی سواری ایسے پانی کے پاس سے گزرے جس کا استعمال کرنا ممکن ہو اور وہ اس پر سویا ہوا ہو تو اس کا تیمم ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ 16:۔

نمازی اگر دوران نماز سو جائے اور نیند کی حالت میں بات کرلے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ 17:۔

نمازی اگر سو جائے اور قیام میں قرات کر لے تو احناف کے نزدیک ایک روایت میں یہ قرات معتبر ہو جائے گی۔

مسئلہ 18:۔

اگر کوئی شخص نیند کی حالت میں آیت سجدہ کی تلاوت کرے اور کوئی دوسرا شخص اس کو سن لے تو اس پر سجدہ لازم ہو جائے گا۔ جیسا کہ اگر کسی بیدار شخص سے سنتا تو ہوتا۔

مسئلہ 19:-

اگر یہ سونے والا بیدار ہو اور کوئی آدمی اس کو بتائے کہ اس نے سونے کی حالت میں آیت سجدہ کی تلاوت کی ہے تو شمس الائمہ فتوی دیتے تھے کہ اس پر سجدہ تلاوت واجب نہ ہو گا۔ بعض اقوال میں واجب ہو گا لہذا اگر کوئی شخص کسی سوئے ہوئے شخص کے پاس آیت سجدہ پڑھے اور وہ بیدار ہو جائے اور اس کو یہ شخص بتا دے تو اس کا حکم بھی یہی ہوگا یعنی اس پر سجدہ تلاوت واجب نہ ہو گا۔

مسئلہ 20:-

اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ فلاں شخص سے بات نہیں کرے گا پھر قسم کھانے والا اس شخص کے پاس آئے جس کے بارے میں قسم کھائی ہے اور وہ سویا ہوا ہو اور اس سے کہے:اٹھ جاؤ اور وہ سویا ہوا شخص بیدار نہ ہو تو بعض لوگوں نے کہا کہ حانث نہیں ہو گا لیکن اصح قول یہ ہے کہ وہ حانث ہو جائے گا۔

مسئلہ 21:۔

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو ایک طلاق رجعی دے دے پھر وہ شخص اس عورت کے پاس آئے اور اس کو شہوت کے ساتھ ہاتھ لگائے جب کہ وہ سو رہی ہو تو یہ شخص رجعت کرنے والا ہو جائے گا۔

مسئلہ 22:۔

اگر شوہر سویا ہوا ہو اور یہ عورت آکر شہوت کے ساتھ اس کا بوسہ لے لے تو امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ کے نزدیک شوہر رجعت کرنے والا ہو جائے گا اس میں امام محمد رضی اللہ عنہ کا اختلاف ہے۔

مسئلہ 23:۔

اگر کوئی مرد سو جائے اور کوئی عورت اس کے پاس آئے او مرد کی شرمگاہ کو اپنی شرمگاہ میں داخل کرلے اور مرد کو اس کے اس عمل کی خبر ہو جائے تو حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی۔

مسئلہ 24:۔

اگر کوئی عورت کسی مرد کے پاس آئے اور وہ سو رہا ہو اور شہوت کے ساتھ اس کا بوسہ لے لے اور دونوں اس پر متفق ہوں کہ یہ عمل شہوت کے ساتھ ہوا ہے تو حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی۔

مسئلہ 25:۔

نمازی اگر نماز میں سو جائے اور اس کو احتلام ہو جائے تو اس پر غسل واجب ہوگا اور اس کے لیے بنا کرنا ممکن نہ ہوگا۔

اسی طرح: اگر وہ ایک دن ایک رات یا دو دن یا دو رات سویا ہوا رہ جائے تو نماز اس کے ذمہ دین ہوگی۔

(الاشباہ والنظائر لابن نجیم ص 319 تا 321)

امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ ایسے مسائل لکھے ہیں جن میں سونے کا حکم جنون اور بے ہوشی سے الگ ہے اور وہ یہ ہیں۔

اول: اگر سونے والا نماز کے پورے وقت میں سویا رہے تو اس نماز کی قضا اس پر لازم ہوگی۔

دوم: اگر سونے والا رات میں روزہ کی نیت کرلے اور اس دن دن بھر سویا رہ جائے تو راجح مذہب کے مطابق اس کا روزہ صحیح ہوگا اور ایک قول کے مطابق یہ سونا بے ہوشی کی طرح مضر ہوگا۔

سوم: اگر اعتکاف کرنے والا سو جائے تو سونے کا زمانہ یقینی طور پر اعتکاف میں شمار کیا جائے گا اس لیے کہ وہ بیدار کی طرح ہے۔

(الاشباہ والنظائر للسیوطی ص 212تا214)

جان پر جنایت میں سونے کا اثر:۔

جان یا کسی عضو پر سونے والے کی جنایت کو فقہاء نے خطا یا جاری مجری (خطا کے درجہ میں) قرار دیا ہے لہذا دونوں تعبیروں کے مطابق اس کے عمل پر خطا کے احکام جاری ہوں گے اس لیے اگر کوئی سویا ہوا شخص اپنے بغل میں کسی شخص پر گر جائے اور اس کی وجہ سے وہ مر جائے تو یہ حکم میں خطا یا خطا کے قائم مقام ہوگا اسلیے کہ سونے والے کا کوئی ارادہ نہیں ہوتا ہے اس لیے بعض فقہاء کے نزدیک ا س کو عمد یا خطا نہیں کہا جا سکتا البتہ چونکہ اس کے عمل سے موت واقع ہوئی ہے جیسے خطا کر نے والے سے ہوتا ہے اس

لیے وہ خطا کے حکم میں ہوگا اور اس کے عاقلہ پر دیت خطاء واجب ہوگی اور اسپر کفارہ واجب وہوگا۔

ابن عابدین نے کہا: اس کا حکم خطا کرنے والے کے حکم کی طرح ہے البتہ وہ حقیقی خطا سے کم درجہ ہوگا اس لیے کہ سونے والا قصد کا اہل بالکل نہیں ہے۔

اور سونے والے پر کفارہ اس لیے واجب ہوگا کہ اس نے ایسی جگہ سونے سے پرہیز نہیں کیا ہے جہاں اس کے قاتل ہوجانے کا گمان تھا اور قتل خطا میں بھی کفارہ پرہیز نہ کرنے کی وجہ سے ہی واجب ہوتا ہے اور میراث سے محروم ہو جائے گا اس لیے کہ اس سے براہ راست قتل صادر ہوا ہے، یہ سمجھا جائے گا کہ وہ سویا ہوا نہیں تھا بلکہ وراثت کو جلد حاصل کرنے کے لیے اس نے اپنے آپ کو سونے والا ظاہر کیا ہے۔

(حاشیہ ابن عابدین ج 5 ص 342)

مال کے تلف کرنے میں سونے کا اثر:۔

دوسرے کا مال تلف کرنے میں سونے والا مکمل طور پر بیدار شخص کے حکم میں ہوگا لہذا ضامن ہوگا اس لیے کہ مال کے ضمان میں مکلف ہونا شرط نہیں ہے بلکہ صرف یہ شرط ہے کہ جنایت کرنے والا وجون یا اہل ہو لہذا اس میں مکلف اور غیر مکلف برابر ہوں گے۔

و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين